اے نیکی کے طلب گار ـــــ آگے بڑھ!

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم°

یَابَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ ـــ اے نیکی کے طلب گار آگے بڑھ!! سعادتوں اور عظمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کے وہ سعید لمحے، وہ جانفزا شب و روز، وہ رُوح پرور نظارے پھر سے اس کائنات پر جلوہ فگن ہونے والے ہیں، جن کی عظمتوں کا کوئی حساب نہیں، جن کی برکتوں کا کوئی شمار نہیں!! یہ خبر یقینا تیرے قلب و جاں کے لیے باعث راحت وسکون ہوگی کہ فضیلتوں کا حامل شہرِعظیم ـــ رمضان ـــ ایک بار پھر تیری زندگی کے مستعار لمحوں میں تجھے اپنی نجات کا سامان کرنے کی دعوت دینے سایہ فگن ہونے والا ہے۔ وہی مہینہ جس کی آمد پر سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم جھوم اٹھتے۔ شعبان کے آخری دنوں میں خطبہ ارشاد فرماتے ـــ!

قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ مُبَارکٌ ـــ لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ اپنی عظمتوں اور برکتوں کا سائبان کھولنے آرہا ہے ـــ!

یقینا یہ مہینہ عام مہینوں سا، اس کے شب و روز عام دنوں کی طرح ہیں ـــ اُن لوگوں کے لیے جو اُس کی عظمت سے ناآشنا ہیں! اپنی عاقبت وآخرت کی بجائے، دنیا کی زیب و زینت کے شکار، اس کی زُلفِ گرہ گیر کے اسیر، اس کے پیچ وخم میں اُلجھے ہوئے، اس کو کمانے کی فکر میں غلطاں و پریشاں، اسی کی دوڑ میں بگٹٹ بھاگے چلے جارہے اور اسی کی محبت میں ہلکان ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جو مقصدِ حیات کے شعور سے عاری، زندگی کی قدروقیمت سے غافل اور حیاتِ مستعار کی قیمتی ساعتوں کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ یقینا اُن کے لیے یہ مہینہ عام سا ہے ـــ!

لیکن ـــ اے نیکی کے طلب گار! یہ شہرِعظیم ـــ تیرے لیے بے شمار نعمتوں اور سعادتوں کا پیام لا رہا ہے ـــ! کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ـــ روزے پہلی اُمتوں کی طرح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

° پروفیسر، گورنمنٹ کالج، فیصل آباد

ہُر امتی پر فرض کر دیے گئے ہیں۔ جسے اپنی زندگی میں یہ سعید لمحے میسر آجائیں، اس کی خوش بختیوں اور نیک نصیبوں کے کیا کہنے——! اس پر لازم ہے کہ فَلْيَصُمْهُ—— وہ روزے ضرور رکھے!!

اے نیکی کے طلب گار——! تو بڑا خوش نصیب ہے، جو اس عظیم موقع سے فیض یاب ہو رہا ہے—— ورنہ کتنے ہی اللہ کے بندے اس تمنا کو دل میں چھپائے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! آگاہ و خبردار رہ، ہوشیار ہو جا کہ ان سعید ساعتوں سے فیض یاب ہونے میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔ زندگی کا کیا بھروسا! یہ مبارک لمحے پھر میسر آئیں یا نہ آئیں! کمر ہمت باندھ لے۔

اے بندۂ مسلم! اطاعت و تسلیم کے خوگر مومن! رمضان تیری تسلیم و رضا کا اظہار بھی ہے——! تو نے اسلام قبول کر کے شعوری طور پر خود کو مالکِ ارض و سما کے حوالے کر دیا۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً—— اس کامل عبودیت اور یکسوئی کا تقاضا ہے کہ اپنے آقا و مولا کے فرض کردہ اس حکم پر عمل کے لیے کمر بستہ ہو جا—— بُنِیَ الِاسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ—— شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه... وَصَومُ رَمَضَانَ... آنحضورؐ کا یہ فرمانِ عالی شان تیرے پیش نظر رہنا چاہیے کہ روزہ اسلام کی بنیادوں میں سے ہے۔ اس کے بغیر تیری بندگی اور اطاعت نامکمل ہے! اسلام اپنے ماننے والوں کو جس عظیم مقصدِ حیات—— کلمۃ اللّٰہ ھی العلیا—— اللہ کے کلمے کا غلبہ—— اُسی کے حکم کا چلن، اُسی کے دستور و قوانینِ حیات کا نفاذ—— اُسی کو حلال و حرام کا اختیار، اُسی کی رضا کی طلب—— اُسی کی عظمت، اُسی کی کبریائی سے آگاہ کرتا، اور اُسے بجا لانے کا تقاضا کرتا ہے۔ روزہ اُسی جہاد کی تربیت کا ایک پہلو اور نشانِ منزل ہے۔ بندۂ مومن و مسلم کے خلوص کا اظہار اور آقا و مولا کی قبولیت کا اعلان! اللہ نے اس ماہِ تقدس کے روزوں کو فرض اور نالۂ نیم شبی کو بندے کے اظہارِ عبدیت کا نشان قرار دیا ہے۔ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً—— وَقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعاً——! تطوع—— قرآن و حدیث کی اصطلاح میں بندے کی وارفتگی اور پُرخلوص وابستگی کا عملی اظہار ہے۔

فرض عبادت تو بہرطور کرنا ہی ہے کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ اسلام میں داخلہ پورا نہیں۔ جیسے جیسے اے بندۂ مومن تیرا دل رب سے آشنا ہوتا چلا جائے، تیری راتیں بے قرار ہو جائیں، تیرے سینے میں عبدیت کے اظہار کے مظاہر مچلنے لگیں، تیرے جسم کو تیرے بستر پر سکون نہ ملے، تو تڑپ تڑپ کر رات کے اندھیروں میں بارگاہ رب العزت میں قیام و سجود، دعا و مناجات، حمد و ثنا، تسبیح و استغفار میں مشغول ہو جائے۔ کوئی دیکھنے والا نہ ہو، اس کے سوا۔ کوئی سننے والا نہ ہو، اُس کے بجز—— وہ اور تو—— آمنے سامنے! اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ——! ایسے جیسے مالک و مختار، آقا و مولا نگاہوں کے سامنے بالکل پاس۔ اگر تجھے شعور

کی یہ دولت نصیب ہو جائے تو یاد رکھ: نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ، ہم تو اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں ــــ اگر تو اُسے اپنے سامنے، قریب نہیں پاتا، محسوس نہیں کرتا، بھٹکتا رہتا ہے ــــ تو بتا ـــ قصور تیرا ہے یا اُس کا جو تیری رگِ جاں سے قریب، تیری ایک پکار پر لبیک کہنے، نچھاور ہو جانے کے لیے تیار ــــ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ــــ تیری دعاؤں کے ایک ایک لفظ کو پورا کرنے والا ـــ آمادہ و تیار ـــ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ـــ! اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی راتوں میں ــــ آگے بڑھ اور محبتوں کے اس غیر رسمی تقاضے کی تکمیل کا پختہ ارادہ کر لے! رسمی ایمان کے تقاضے یقیناً کچھ اور ہیں اور محبت، اطاعت اور تسلیم و رضا کی تکمیل کے مظاہر کچھ اور ــــ! مَن کی اسی موج اور عبدیت کے اسی اظہار کے تقاضے نے کائنات کے سب سے محترم، معظم اور معصوم عن الخطاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہِ الٰہی میں اَفَلَا اَکُوۡنَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ـــ کے جذبے کے ساتھ راتوں کو کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا ــــ!

اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی ان خوب صورت ساعتوں میں خود کو قیام اللیل کا اس قدر خوگر بنا لے کہ تجھے اس کے سوا چین نہ آئے، کسی پل قرار نصیب نہ ہو۔ راحتِ دل اور سکونِ جاں تجھ سے روٹھ جائیں ــــ سکون اور قرار ملے ــــ تو فرائض سے کہیں بڑھ کر نوافل کی ادایگی اور عبدیت کے اظہار کے ان بے لوث جذبوں اور طریقوں میں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان خَصۡلَةٌ مِنَ الۡخَیۡرِ ــــ کا یہی مفہوم ہے! اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ــــ کا اس سے کارگر اور بہتر طریقہ اور کوئی نہیں۔ سکون و اطمینان، یکسوئی اور فراغت کے ان لمحوں میں اپنے رب سے ہم کلامی، رضا جوئی اور مغفرت طلبی سے مبارک کام شاید ہی کوئی اور ہو!

رمضان ـــ شَهۡرُ الصَّبۡرِ ـــ صبر واستقامت کا مہینہ ہے۔ اس میں انجام دی جانے والی عبادت کا نام ''صوم'' ہے۔ اس کے معنی باز رہنا، ترک کر دینا اور چھوڑ دینا ــــ یہ حقیقت تو بڑی واضح ہے کہ اللہ کو اپنے بندے کا کھانا پینا چھوڑ دینا ہرگز مطلوب نہیں، یہ تو محض ایک علامتی عمل ہے ـــ اطاعت و تسلیم و رضا کے اظہار کا۔ اصل مقصود تو ضبطِ نفس ہے، اپنی خواہشات، تمناؤں اور کاموں کو ــــ زندگی کے ہر لمحے کو ــــ رب کے حکم کے تابع کر دینا۔ اپنے آپ پر اس قدر کنٹرول حاصل کر لینا کہ نفس کا بے لگام گھوڑا، اللہ و رسولؐ کے مکمل سپرد اور تابع بن جائے، اُسی کی اطاعت کے دائرے کے کھونٹے سے بندھا رہے، اسی کے گرد چکر لگاتا رہے، اللہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کا پابند ہو جائے۔ ان سے تجاوز سے گریزاں رہے، خواہشاتِ نفس نہ تو اُس پر غالب آئیں نہ دنیا کی زیب و زینت اور چمک دمک اُس کی نگاہوں کو خیرہ

کر کے اپنے دامِ فریب میں گرفتار کر سکیں!

رمضان ---- استقامت کا مہینہ ہے! اطاعت و فرمانبرداری کے اعلان پر ڈٹ جانے کا مہینہ ـــــ ہوا ہو گو تند و تیز لیکن' چراغِ حق جلائے رکھنے کا مہینہ ـــــ ابتلا و آزمایش میں ثابت قدم رہنے کا مہینہ ـــــ اصحاب بدر کی طرح غلبۂ حق کے لیے ہتھیلیوں پر نذرانۂ جاں لے کر ہر آگ میں کود پڑنے' ہر خطرے کو سہہ لینے اور ہر آزمایش میں سرخرو ہو جانے کا نام ہے ـــــ رزمِ حق و باطل میں ۳۱۳ عالی قدر' پاکیزہ' عظمت و عزیمت کے پہاڑوں کی طرح اٹل ہو جانے کا مہینہ ہے۔

رمضان ---- اسی صبر و استقامت کے نتیجے میں قطار اندر قطار فرشتوں کے نزول' معاونت و موافقت اور عددی کم تری کے باوجود نصرت الٰہی کے لازوال اظہار کا مہینہ ہے۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ـــــ یہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ـــــ اللہ کے حکم سے مخلص و مومن بندوں کے چھوٹے سے گروہ کے بھاری بھرکم لشکرِ باطل پر غلبہ کے معجزاتی اظہار کا مہینہ ہے! لیکن شرط وہی ہے ـــــ ایمان' اخلاص' تسلیم و رضا' صبر و استقامت ---! پہلا معرکۂ حق و باطل --- شریعت اسلامیہ کے پہلے ماہِ رمضان میں برپا ہوا ـــــ بھوک اور پیاس کے ساتھ ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کا امتحان!

نیکیوں کا وہ طلب گار جو رمضان کے مہینے میں صبر و استقامت کے ان جذبوں اور طرزِ عمل سے محروم و نا آشنا رہے۔ اللہ کو اُس کی بھوک' پیاس کی کوئی حاجت نہیں' نہ اُس کی بارگاہ میں اِس کی کوئی قدر و قیمت ہے۔ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

رمضان ـــــ شَهْرُ الْمُؤَاسَاةِ ـــــ ہمدردی اور خیر خواہی اور غم گساری کا مہینہ ـــــ حلقۂ یاراں میں بریشم کی طرح نرم ہو جائے' اللہ کی مخلوق --- اللہ کے کنبے --- اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ --- سے حسن سلوک کا مہینہ ---- اپنی بھوک پیاس پر قیاس کر کے دیگر محرومین' بندگانِ خدا کی ضروریات کا ادراک و احساس اور ان کی تکمیل کا مہینہ ہے۔ ہر صبح و شام سحر و افطار کے لمحوں میں اِسی احساس کی بیداری کا نام کہ تمھارے دسترخوان پر سجی ہوئی خدا کی بے شمار انواع و اقسام کی نعمتیں ایک جانب ـــــ تو دوسری جانب کسی یتیم' بیوہ' مسکین' فقیر' حاجت مند کے گھر کا چولہا شاید نجانے کتنے دنوں سے آگ کی حدت سے محروم ہو۔ کتنے گھروں میں فاقے ہوں' اور کتنے منہ نانِ جویں کے لیے ترس رہے ہوں!

اے نیکیوں کے طلب گار ـــــ! یہی تو مہینہ ہے' قربانی دینے کا۔ حاجت مندوں کے دُکھ دُور اور حاجتیں پوری کرنے کا ـــــ سیدنا علیؓ کی طرح کئی دن کے مسلسل روزوں کے باوجود سائل کی صدا پر روٹی کے موجود چند ٹکڑے بھی قربان کر دینے کا۔ یہی تو حقیقی اہل ایمان ہیں جو يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ

كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ اپنی شدید ترین ضرورتوں کے باوجود اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا دیتے ہیں۔ یہ تو عظمت اور عزیمت کی داستانیں ہیں—— اللہ کو تو فقط اپنے بندے کا جذبۂ اخلاص مطلوب ہے۔ اس ماہِ محترم میں ہمدردی و غم گساری اور روزہ کھلوانے کے لیے خواہ دودھ کا ایک کٹورا ہو' یا کھجور کا ایک ٹکڑا—— یا پھر نمک کے چند دانے—— اللہ کی بارگاہ میں اُسی طرح محترم و معزز ہیں جیسے غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک مسلمان کی شب بھر کی کمائی چند کھجوروں کا آدھا حصہ صدیق اکبرؓ کے گھر کے ذرے ذرے اور عمر فاروقؓ کے آدھے گھریلو سامان اور عثمانؓ غنی کے ہزاروں درہم و دینار اور اناج کے ڈھیر پر بھاری تھے!

اے بھلائیوں کے طلب گار! آگے بڑھ کر اس ماہِ محترم کا استقبال کر—— کہ سعادتوں اور برکتوں کے یہ مواقع صرف تیری قسمت بنانے' تیرے نصیب جگانے کے لیے تجھے عطا کیے جا رہے ہیں۔ یقیناً شیطان اپنی چالوں کو آزمائے گا۔ تجھے اپنی ضرورتوں کا شدت سے احساس دلائے گا—— مگر یہ یاد رکھ—— اس مہینے میں ہر نیکی کا اجر ۷۰۰ گنا سے بھی زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور ارشادِ نبویؐ ہے: شَهَرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِيْنِ—— اس مہینے میں مومن کا رزق معمول سے کہیں زیادہ کر دیا جاتا ہے—— ذرا سوچو!—— چند کھجوروں' روٹی کے ٹکڑوں اور استطاعت کے مطابق مسکینوں اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے عوض یہ سودا کس قدر نفع بخش ہے!! اور پھر آخرت کی مصیبتوں اور تکلیفوں میں سے کسی مصیبت اور تکلیف سے نجات—— سونے پر سہاگہ۔ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسلِمٍ كُرْبَةً... فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتِ يَومِ القِيَامَةِ!!

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ... لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ' اہل ایمان پر روزوں کی فرضیت کا ایک مقصد انھیں تقویٰ کا خوگر بنانا ہے۔ وہ جذبہ و احساس اور شعور بیدار کرنا ہے کہ وہ کارزارِ حیات میں سنبھل سنبھل کر چلیں' اپنے دامن کو بچا بچا کر دنیا کی شاہ راہوں پر سے گزریں' اس کی گندگی اور آلودگی سے اپنی قبائے کردار کو محفوظ رکھیں—— تقویٰ یقیناً مختلف مظاہر رُسوم میں نہیں' نہ ہی عبا و قبا' نہ تسبیح و محراب اور نہ ظاہر کے مخصوص انداز میں پوشیدہ ہے۔ تقویٰ کا مرکز تو دل ہے' دل و نگاہ جو مسلمان نہیں' خوفِ خدا سے لبریز نہیں' اس کی حیا دامن گیر نہیں—— تو کچھ نہیں!! تقویٰ تو اِس احساس کا نام ہے کہ بندۂ مومن زندگی کے تمام اُمور سرانجام دیتے ہوئے' فرار کی ہر راہ سے بچتے ہوئے' جملہ فرائض ادا کرتے ہوئے' تمام ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے—— ہر قدم' ہر موڑ' ہر گامِ حیات پر—— اللہ کی عزت و عظمت' جلال و جبروت' اختیار و اقتدار' طاقت و حکومت' سماعت و بصارت' حکمت و غلبے کے جملہ تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی فکر اور عمل کو اس کے احکام کے تابع اور اس کی مرضی و منشا کے مطابق رکھے——! تقویٰ—— بندۂ مومن کے اس جذبے کا نام ہے کہ اُس

کا رب اُسے وہاں نہ پائے جہاں جہاں سے اُس نے اُسے روک رکھا ہے۔ لَایَرَاکَ مَوْلَاکَ حَیْثُ یَنْھَاکَ۔ اے بھلائیوں کے متمنی اور نیکیوں کے طلب گار!!

رمضان اسی تقویٰ کی افزایش اور نشوونما کا چند روزہ آفاقی تربیتی نصاب ہے! اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ—— یہ چند روزہ مسلسل تربیت اس امر کا تقاضا ہے کہ رب کی رضا اور نیکیوں کے حصول کے لیے یہی صراطِ عمل تجھے اپنی زندگی کے باقی دنوں' شب و روز اور ماہ و سال میں اختیار کرنا ہے۔

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ—— اللہ کریم رؤف الرحیم نے تیرے لیے اس نصاب کو حد درجہ آسان کر دیا ہے! جس دین میں تو داخل ہوا' جسے تو نے اختیار کیا—— وہ تو دین فطرت ہے' تیری ضرورتوں' وسعتوں اور طاقتوں' مزاج' ماحول اور نفسیات کے مطابق—— کوئی بھی تعلیم' ہدایت اور حکم ایسا نہیں جو بندۂ مومن و مسلم مخلص پر گراں ہو——! اَلدِّیْنُ یُسْرٌ—— دین تو سراسر آسان ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارثانِ دین متین کو یہی ہدایت فرمائی۔ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا—— دین کو آسان بناؤ' مشکل نہیں۔ بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا—— بشارتیں بانٹو' نفرتیں نہیں——!! تو اے بندۂ مومن! تیرے آقا و مولا نے رمضان کی بے حد و حساب فضیلتوں والی ساعتوں میں تیرے لیے کتنی ہی آسانیاں پیدا کر دیں—— کوئی مریض ہو یا مسافر—— روزہ نہ رکھ سکے تو—— فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ—— اپنی آسانی کے مطابق پھر کبھی جب ممکن ہو—— روزے رکھ کر ایک مہینے کی گنتی پوری کر لو——! اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو—— تو پھر اللہ کے کچھ بندوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھلا کر—— فدیے کے ذریعے اس محرومی کی تلافی کر لو!

لیکن یاد رکھو——! یہ تو رخصت ہے۔ اصحاب عزیمت رخصتوں کے نہیں عظمتوں کے طلب گار رہتے ہیں—— نیکیوں اور بخششوں کے تمنائی تو زندگی کی محدود ساعتوں کے ہر لمحے کو نیکیوں کے حصول میں صرف کرنے کو ترجیح دیتے ہیں—— قرآن کی رہنمائی بھی یہی ہے۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ—— اگر تم رخصتوں کے باوجود روزے رکھ لو—— تو تمھارے کیا کہنے——! تمھارے اجر و ثواب کی کیا ہی بات —— تمھارے لیے سراسر خیر اور بھلائی——!! اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ—— عارضی راحت و آرام تو رخصت اختیار کرنے میں ہے' مگر سکون قلب اور روحانی راحت—— تو راہ عزیمت اختیار کرنے میں ہی ہے۔ اگر تمھیں اس کے بارے میں علم ہو جائے! اور یہ شعور و آگہی—— اے نیکیوں کے طلب گار! اگر تیری طلب صادق اور جذبے پُرخلوص ہوں تب ہی یہ تجھے حاصل ہو سکتے ہیں!

اے بھلائیوں کے متمنی——! تیرے لیے رمضان کی صورت میں نیکیوں کی فصل بہار میں

رحمتوں کے گل و گلزار اس لیے سجائے گئے کہ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ ـــــ یہ مہینہ بھی عام مہینوں جیسا ـــــ ہزاروں سال سے اس کے شب و روز بھی یکساں قدر و قیمت کے حامل ـــــ مگر اسے یہ عظمت اور تقدس اُسی وقت حاصل ہوا جب تاجدار نبوتؐ اپنی عمر عزیز کے اکتالیسویں سال اُتر کر حرا سے سوئے قوم آئے اور اپنے ہمراہ آفاقی، الہامی اور ابدی نسخۂ کیمیا ساتھ لائے: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ٥ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ـــــ یہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی ـــــ بلاشبہہ اس دعوت اور صدا نے ساری سرزمین عرب ہلا دی! جھوٹے خداؤں کی خدائی ـــــ انسان پر انسان کی حاکمیت ـــــ ظلم، جبر، ناانصافی، بدامنی، توہین انسانیت، ذلت و رسوائی، حقوق غصبی، بداخلاقی، فحش و بے حیائی، لامحدود گمراہیوں اور پستیوں کے پھیلے ہوئے بدترین منحوس سائے اور اس کے نتیجے میں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ـــــ خشکی و تری ـــــ ہر جگہ، ہر قوم، ہر تہذیب، ہر رنگ، ہر نسل اور ہر علاقے میں ضلالت کی بھڑکتی ہوئی آگ اور فکری، عملی، اخلاقی، سیاسی، معاشی، معاشرتی ـــــ فَسَادَ ـــــ کے عالم میں ایک شان دار، ہمہ گیر اور عالم گیر انقلاب کا پیش خیمہ ـــــ نقطۂ آغاز ـــــ صراطِ مستقیم ـــــ راحتِ قلب و نظر، ہدایت فکر و عمل ـــــ هُدًى لِّلنَّاسِ ـــــ انسانیت کے لیے تاابد سرچشمۂ ہدایت ـــــ اس کے دکھوں کا مداوا شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ـــــ حق و باطل کے مابین حدِّ فاصل، امتیاز اور فرق ـــــ الفرقان ـــــ عبرت و نصیحت کا مرقع ـــــ منشاے الٰہی کا بیان ـــــ البیان ـــــ القرآن ـــــ مبارک ذکر ـــــ بے ریب و بے شک ـــــ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ـــــ اپنے نازل کرنے والے کی لاریب ذات، اپنے نزول کے مرکز کی صداقت و امانت کے مسلّمہ کردار اور اپنے پیامبر ـــــ وحی لانے والے جبریلؑ امین کی اطاعت و امانت کی مجسم دلیل ـــــ اور اپنی تعلیمات کی حقانیت و صداقت اور انسانیت کی ہمہ پہلو، جامع و مکمل رہنمائی کی شہادت، ناطقہ بن کر ظہور پذیر ہونے والے ـــــ قرآن عظیم ـــــ کے آغازِ نزول کا مہینہ!!

رمضان کی یہ عزت و عظمت ـــــ یہ قدر و منزلت ـــــ یہ شرف و مرتبت ـــــ اسی نعمتِ تمام کے باعث ـــــ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ـــــ میں نے تمھارے لیے اپنا پسندیدہ، مرغوب، مطلوب اور برحق دین اسلام ـــــ اس قرآن کی نعمت عظمٰی کی صورت میں، اس کی آیات کے حوالوں میں ـــــ مکمل کر دیا۔ یہی سب سے بڑی نعمت و احسان ہے اللہ رب العالمین کا اپنے بندوں پر۔ زندگی گزارنے کا سامان تو جانور بھی بالآخر کر ہی لیتا ہے۔ پہاڑوں کے غاروں میں بسنے والے درندوں، جنگل اور بیابانوں میں رہنے والے وحشیوں، پتھر کے اندر، سمندر کی تہوں اور زمین کی گہرائیوں میں موجود کیڑے

مکوڑوں' آسمان کے پرندوں ــــ ہر کسی کو وہ اپنے فضل و کرم سے رزق تو عطا کر ہی دیتا ہے ــــ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ لیکن اللہ کا اصل احسان ــــ اور انعام تو ــــ ہدایت ــــ کا یہی سرچشمہ ہے۔ جو اُس نے فقط اپنے بندوں کو ــــ انسانوں کو عطا کیا ــــ اس عظیم قرآن کو سنبھالنے اور اس کا بوجھ اٹھانے اور امانت سنبھالنے سے زمین و آسمان نے انکار کر دیا۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا --- مگر انسان کے نصیب میں یہ سعادت کبریٰ لکھی گئی۔ اس کے مقدر میں یہ عظمت آئی ــــ وَحَمَلَهَا الْاِنْسَان ــــ!! رمضان ــــ فی الحقیقت جشن نزولِ قرآن ہے۔ عظیم امانت کے بار ذمہ داری کے احساس دہی اور حق کی ادائیگی کی یاددہانی کا مہینہ ہے!

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدَاكُمْ ــــ رمضان بندۂ مومن پر اس لیے بھی فرض ہوا کہ اللہ کے بندے اس کی عظمت و کبریائی کے ترانے گائیں' اپنے قول و عمل سے اُسی کی بڑائی کا اقرار و اظہار کریں۔ نمازوں کے اوقات میں --- اذان و تلاوت میں --- رکوع و سجود میں' تسبیح و تہلیل میں --- دعا مناجات میں ــــ اللّٰہ اکبر' اللّٰہ اکبر ــــ وللّٰہ الحمد ــــ سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم ــــ حمد و ثنا' پاکیزگی و عظمت ــــ سب اُسی برتر و بزرگ کے لیے! جس نے ہدایت سے آشنا کیا۔ قرآن کی نعمتِ عظمیٰ کی صورت میں زندگی گزارنے اور آخرت کا سامان کرنے کا جامع' ہمہ پہلو قرینہ سکھایا۔ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عمل کا اعلیٰ' کامل اور بہترین اسوہ عطا کیا۔

رمضان کی صبحوں' شاموں' دن اور راتوں میں زمین و آسمان کے مابین لامحدود وسعتوں میں انسانوں' فرشتوں' پرندوں کی یہ تسبیح' اللہ کی یہ تسبیح' اللہ کی یہ حمد و ثنا' احسان شناسی اور اعترافِ نعمت ہے عَلٰی مَا هَدَاكُمْ ــــ اُس ہدایت کی اُس فضیلت کا جس سے اے بندۂ مومن ــــ فقط تو فیض یاب ہوا ــــ اعلانِ کبریائی کے اس روزانہ و شبانہ نصاب کے اختتام پر یومِ عید سجدۂ شکر بجالانے کے لیے جاتے ہوئے' گلیوں' محلوں' شاہراہوں' بازاروں' گھروں ــــ ہر سمت' ہر جانب یہی ترانۂ شکر' یہی نغمۂ کبریائی ــــ اللّٰہ اکبر' اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد --- یہ تو زبان ہے اور پھر زندگی کا ہر لحہ' عمل کا ہر میدان ــــ اسی کا عملی اقرار ــــ اللہ کے حکم اور عظمت کے شعوری غلبے' اللہ کے دشمنوں کی ــــ اس کے دین ــــ اس کے قرآن کی مخالفت ــــ اس کے رسولؐ کی عدم اطاعت کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی سرکوبی ــــ یہی تو مومن مخلص کی زندگی کا مقصد ــــ اُس کا منصب ــــ اور اس کا فرض ــــ اُس کی زندگی کا خراج اور بندگی کا اصلی اظہار ہے۔ یہی نعتِ ہدایت کی حق شناسی ہے!!

وَلَ عَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ --- رمضان انھی نعمتوں پر شکر گزاری کا آفاقی لائحہ عمل ہے! اللہ کی

نعمتیں بے شمار—— اس کے احسان لامحدود۔ اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور ان میں سب سے بڑی نعمت—— قرآن—— ہدایت—— دین حق کا شعور، اقامت دین کا جذبہ—— داعیِ حق کا اسوہ و سیرت—— وارثانِ دین متین کی رہنمائی—— اہل ایمان، اہل حق کی رفاقت: تحریک اسلامی—— اللہ کے دین کے غلبے، اس کے اعلاء اور اس کی عظمت و کبریائی کی جدوجہد میں شرکت—— یہ سب اللہ کی لازوال، انمول نعمتیں ہیں۔ انھی کا حق اور تقاضا کہ اعترافِ نعمت کی ہر جدوجہد اور ہر صورت میں پُرخلوص، مکمل اور بھرپور شرکت!!

اے نیکیوں کے خوگر—— بندۂ مومن!!

رمضان کے انھی شب و روز کی سعید ساعتوں میں اپنے مقصد—— نیکیوں کے حصول کے سفر کے دوران کچھ خاص لمحے اللہ کی قربت کے—— تیرے مَن کی مراد بَر لانے، تجھے عطا ہوں گے۔ تجھے ان لمحوں سے خوب اور بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ مالکِ مختار و مقتدر کے حضور دستِ سوال دراز کیے رکھنا ہے، جب تک تجھے وہ سب کچھ نہ مل جائے، جس کا تو متمنی و مشتاق ہے—— جس کے لیے تو سرگرداں ہے! انھی سعید لمحوں میں تیرا رب تجھے پکار پکار کر کہے گا—— اِنِّیْ قَرِیْبٌ - اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ—— میں اپنے بندوں کے دل و دماغ، جسم و جاں، اور شہ رگ کے قریب ہوں۔ ان کے وجود کا حصہ ہوں۔ وہ مجھے پکاریں تو سہی—— میں ہمہ وقت اُن کی دعا—— اُن کی صدا—— اُن کی پکار سننے، ان کی حاجت روائی کرنے، ان کی مرادیں پوری کرنے کے لیے مستعد و تیار رہتا ہوں۔ وہ اگر مجھے ہی پکاریں—— صرف اور صرف مجھے—— تو میں اُن کی آنکھیں، ہاتھ پاؤں، کان اور جسم کا حصہ بن کر، اپنے معجزے اور کرشمے دکھاتا ہوں! میں اپنے بندوں کی ہر دعا سنتا ہوں۔ اُن کی ہر خواہش پوری کرتا ہوں۔ میرے لامحدود، وسیع خزانوں میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوتی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبو کر واپس لانے سے ہوتی ہے۔ یہ تو میرا بندہ ہی تھڑدلا اور کم ظرف ہے جو مجھ سے صرف وہی مانگتا ہے، جو وہ نہ بھی مانگے، تو بھی بحیثیت ربّ العالمین—— پروردگارِ خلائق—— میں اُسے اُس کے مقدر کا لکھا بہرصورت، عطا کرتا ہی رہوں گا۔

اے بندۂ مومن! اُسی خالق ارض وسما نے تو تیرے لیے زمین و آسمان مسخر کر دیے، ہر چیز تیری خدمت میں—— تیری سہولت کے لیے فراہم و میسر—— اپنے رب کے حکم کی تکمیل میں تیرے لیے مصروفِ عمل—— یہ زمین و آسمان—— شجر و حجر—— درند و پرند—— آسمان کی برکتیں اور زمینوں کے خزانے—— سب تیرے لیے——! مگر تو ہی ناداں جو چند کلیوں پر قناعت کر گیا! گلشن ہستی میں تیرے لیے ہی تو اقتدار و اختیار، خلافت و امامت، سیادت و قیادت—— کیا کچھ نہ تھا——! تو ہی اس نظامِ ہستی کا

سب سے معزز و محترم اور اشرف--- اس جیسے کتنے ہی آفاق تیرے وجود کا حصہ--- مگر کس قدر بدنصیب ہے تو---- اے بندۂ مومن! کہ کافر کی طرح اپنے وجود کے ہزار آفاقوں کو چھوڑ کر اسی عارضی و ناپایدار' حقیر و کم تر آفاق میں گم ہے۔ اپنے مقصد و مرتبت' فرض اور ذمہ داری سے غافل ہے!

اللہ کی قربت کے ان سعید لمحوں میں---- سب تمناؤں کو دل سے جھٹک کر---- فقط رشد و ہدایت' مغفرت و رحمت' بخشش و غفران کی دعا ہی کرنا' دنیا کا کچھ نہ مانگنا' یہ مل بھی جائے۔ یقین رکھ مَن چاہا سب کچھ ضرور ملے گا--- اس لیے کہ اُس نے کہہ دیا--- اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ--- جب بھی وہ پکارے' جو چاہے میں ضرور پوری کرتا ہوں۔ جو دنیا کے طلب گار ہوں گے' انھیں دنیا ملے گی' جو آخرت کے طلب گار ہوں انھیں نہ صرف دائمی زندگی آخرت کی عزت و شرف' عظمت و راحت میسر آئے گی بلکہ نَزِدْلَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ---- ہم اس کی تمنا' طلب' آرزو' جستجو میں بھرپور اضافہ کریں گے اور اس کی فصلِ اُمید کو خوب ہرا بھرا بنائیں گے۔ یاد رکھ---- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی فانی راحتوں اور عارضی سہاروں اور وقتی فائدوں کی تمنا کرنے والوں کو نؤته منها --- ہم یہ سب کچھ دیں گے --- وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ آخرت میں ان کا دامن بالکل خالی ہوگا۔ کف افسوس ملنے' دنیا میں واپس جا کر ایک بار پھر اطاعت و وفاشعاری کی راہِ مستقیم پر چلنے' تلافیٔ مافات کرنے کی تمنا---- اب بے کار ہوگی----!

اے بندۂ مومن! تیرے لیے بہتر طرزِ عمل بس یہی ہے---- فقط یہ دعا کرنا---- رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً --- اے پروردگار! اے مالک! دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں' ساری نعمتیں' ساری بخشش و عطا جو تو نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں---- ہمیں بھی عطا کر دے---- بندۂ مومن! اپنی ذات کے لیے بھی مانگنا' اور اُمت کے لیے بھی---- سب اہل ایمان کے لیے---- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلْاَحیَاءُ مِنْهُم وَالْاَمْوَاتِ--- اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَات--- اور پھر یہ دعا بھی کرنا--- وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ--- اے اللہ! ہمیں محفوظ رکھنا--- کسی بھی چھوٹی بڑی لغزش' بے احتیاطی' فکری و عملی کوتاہی سے---- جو تیرے غضب کو دعوت دے اور عذاب جہنم سے قریب تر کر دے!

اے بندۂ مومن! یہ دعا بھی کرتے رہنا---- اور بار بار کرنا! اے اللہ! عطاے ہدایت و ایمان کے بعد لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا --- ہمارے دلوں کو ہر قسم کی کجی سے پاک رکھنا۔ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً---- بس اپنی رحمت ہی کا سزاوار بنانا!! پیغمبر علیہ السلام' اصحاب عالی مرتبت اور اولیاء و صلحا سب ہی اللہ کے فضل و کرم کے طفیل نجات سے ہمکنار اور جنت سے سرفراز ہوں گے---- ہم جیسے سیہ کار' خطا کار اور اپنے رب سے غافل---- موقع پرست تو اس فضل و رحمت کے زیادہ---- بہت زیادہ طلب گار ہیں!

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ـــ رمضان المبارک کا تقدس و احترام' اس کی عظمت و مرتبت کا لحاظ' اس کے احکام و مسائل کا لحاظ اور پابندی' روزے اور اس سے متعلق جملہ الہامی ہدایات پر عمل درآمد۔ یہ سب ایک طرف تو اللہ کی رحمت و نعمت اور بخشش و غفران کے وسیلے ہیں' تو دوسری طرف اللہ کی حدود ـــــ جنھیں اللہ نے اپنی کتاب میں بڑی وضاحت اور حدیث رسولؐ کے ذریعے بڑی صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کے حوالے سے بھی بندۂ مومن کو محتاط و خبردار رہنا لازم ہے۔

اے نیکیوں کے طلب گار! آ' کہ رمضان کے اس جشن بہاراں کا بھرپور استقبال کرنے کے لیے' اپنے دامن کو خطاؤں' غلطیوں اور لغزشوں سے جھاڑنے کے لیے' مغفرتوں' بخششوں اور رحمتوں کو سمیٹنے کے لیے ـــــ دل میں اعترافِ جرم کے احساس' جبین پر ندامت کے قطرے اور آنکھوں میں خشیت کے دیپ سجائے' سر جھکائے' ہاتھ اٹھائے سوچ اور عمل کی تعمیر و تطہیر کے جذبے سینے میں چھپائے ـــ راہبر و رہنما ـــ آقا و مولا ـــــ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن پاکیزہ نقوشِ سیرت اور روشن اُسوہ اور قدم قدم ہدایت کے منور راستوں' باتوں اور حدیثوں میں روشنی کی منزل' ہدایت کی قندیل اور عمل کی راہیں تلاش کریں!!

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ ـــــ جب رمضان سایہ فگن ہوتا ہے تو ـــــ

فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ' جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ـــ جنت: ہر مومن مخلص کی اول و آخرت شدید تمنا! یَطْمَعُ کُلُّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّۃَ نَعِیْمٍ - ہر شخص جنت میں داخلے کا آرزومند! وہی اس کا وارث' وہی اس کا مستحق ـــ اُسی کے لیے تیار و ہموار! جنت تو ہے ہی اللہ کے نیک بندوں کی ـــ بڑی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے اعمال کے سبب اس سے محروم رہیں۔ بندۂ مومن اپنی کوتاہیوں کا ادراک و استغفار کر کے رمضان کے موسمِ بہار میں جنت میں داخلے کا ساماں کر سکتا ہے۔ جنت کے بہت سارے دروازے ـــــ بندۂ مومن کے باعزت داخلے کے لیے ـــــ مگر ایک خاص دروازہ ـــــ باب الریان ـــــ جو صرف اہل صوم یعنی روزے داروں کے لیے مخصوص ـــــ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنِ ـــــ ان کے سوا کسی اور کو یہاں سے داخلے کی اجازت نہ ہوگی۔ بندۂ مومن رمضان کی سعید ساعتوں میں اپنے اخلاص و اسلام (سپردگی اور اطاعتِ کامل) کا اس قدر بکثرت مظاہرہ کرے کہ وہ ان آٹھ بہشتی دروازوں میں سے کسی ایک بالخصوص باب الریان سے داخلے کا مستحق قرار پائے!

غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَہَنَّمَ ـــــ جہنم کے دروازے بندۂ مومن کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں! جہنم تو

ہے ہی ناشکروں' محسن کشوں' ناسپاسوں کے لیے ---! جو اپنے عمل سے اور کردار سے دعوت حق ٹھکرانے' اس سے فکری و عملی اعراض کرنے اور اپنے مالک و خالق کی نافرمانی کے رویے سے اس کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کچھ اہل ایمان بھی ---- غفلت اور شیطان کی چالوں کا شکار ہوکر ان کے رفیق وقرین بن کر جہنم کے دروازوں کے قریب ہوجاتے ہیں ---- فَسَآءَ قَرِیْنًا یہ دوست بھی بے حد بُرے' وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ---- اور جہنم بدترین ٹھکانہ ---- بندۂ مومن کے لیے یہ بشارت بھی ہے کہ موت کے آخری لمحے سے پہلے جہنم کے بالشت بھر فاصلے پر پہنچ جانے کے باوجود وہ اپنے اخلاص وحسنِ عمل سے جہنم سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ رمضان کا مہینہ اُسے یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ توبہ و استغفار کے ذریعے جنت سے قریب اور جہنم سے دُور ہوجائے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ ---- کی دُعا اِسی راستے کی صدائے نجات ہے!

سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنَ --- شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں ---! شیطان تو بندۂ مومن کا کھلا دشمن ہے ---- عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ---- بڑا بااثر' چال باز' اور بڑا متاثر کن بلکہ گمراہ کن' بدترین دوست اور قبیح ترین دشمن ہے۔ اللہ کا کھلا باغی' مغرور' متکبر' سیہ کار و بدکار ہے۔ اہل ایمان کو اسی سے سب سے زیادہ محتاط و خبردار رہنے کی ہدایت کی گئی۔ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا ---- اسے دوست نہیں ---- دشمن ہی سمجھنا!!

رمضان میں وہ ماحول اور فضا قائم ہوتی ہے' جو شیطان کے لیے اللہ کے مخلص بندوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں سازگار اور معاون نہیں رہتی۔ اللہ کے بندے اپنے رب کے حضور حاضر اور اس سے وابستہ رہتے ہیں۔ شیطان کا کام مشکل بلکہ ناممکن بن جاتا ہے' البتہ بدبخت ومحرومین کے لیے شیطان کی کارگزاریاں موثر ثابت ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کا ذکر ---- قرآن کی تلاوت ---- موت کے بعد حاضری اور جواب دہی کا احساس' تصور اور یقین ---- بندۂ مومن کے لیے شیطان کے حملوں سے بچنے کا کارگر نسخہ ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ وہی پیغام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور فرمانِ عالی شان: الصوم جُنَّۃٌ ---- روزہ ڈھال ہے ---- میں مستور ہے۔ رسولؐ اللہ کا یہ فرمان کس قدر برحق اور لائق صد احترام ہے کہ روزہ بندۂ مومن کے گرد ایک ایسا ہالہ' حصار اور حدِّ فاصل باندھ دیتا ہے' جو اُسے آلودۂ خطا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اُسے ہدایت ہے کہ روزے کی حالت میں اگر کوئی اُس سے لڑے' گالی دے' یا آمادۂ معصیت کرے ---- وہ فقط اِسی ڈھال کو اپنے وجود کے گرد تان لے ---- اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ ---- اے شیطان کے چیلے! میں تیری چال کا شکار ہرگز نہیں بن سکتا کیونکہ میں روزے سے ہوں ---- اللہ کی پناہ میں ہوں اور روزے کے حصار میں ہر خطرے سے محفوظ ہوں ----!

اے نیکیوں کے طلب گار اور جنت کے متمنی!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت بھی پیش نظر رہے! جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو فلایرفث ___ تو بُری بات نہ کہے ___ ولا یضحب لڑائی جھگڑا اور دنگا وفساد نہ کرے۔ برائی زبان اور ہاتھ دونوں سے --- اس کے قریب نہ پھٹکے۔اگر کوئی اُسے مجبور کرے تو کہہ دے --- انی امرؤٌ صَائِمٌ ___ میں تو روزے سے ہوں ___ ! زبان کی برائی ہمیشہ بڑے فساد کا سبب بنتی ہے۔زبان کا یہی غلط استعمال جنت سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔اسی لیے حفاظت لسان پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے! برائی کا یہ معمولی آغاز' حدود اللہ سے تجاوز اور جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے۔اے اللہ! ہمیں زبان اور ہاتھ کے غلط استعمال سے محفوظ رکھ۔رمضان ___ اسی تربیت کا ایک موثر نصاب ہے۔روزے کا احساس بندۂ مومن کو براہِ راست اللہ کی نگرانی' پناہ اور حفاظت میں دے کر بندۂ مومن کو گناہوں سے اور برائیوں سے ہمیشہ کے لیے بچتے رہنے کا عادی بنا دیتا ہے!!

اَوَّلَہٗ رَحۡمَۃٌ ___ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت کا پیام ہے ___ رمضان کے آتے ہی رحمتوں کے دَر کھل جاتے ہیں۔قدم قدم پر رحمتیں سایہ فگن ہو جاتی ہیں۔نیکی کے بے شمار مواقع میسر آتے اور بے پناہ' کئی گنا اجر وثواب کا باعث بنتے ہیں۔ برائیوں سے نفرت کا جذبہ اُبھرتا' اور اس اجتناب کا داعیہ پیدا ہونا --- یقیناً اللہ کی رحمت ہے۔اذان کی آواز --- باجماعت نمازوں کے غیر معمولی روح پرور مناظر' تلاوت قرآن کی صدائیں' توبہ واستغفار کی دعائیں' سحر وافطار کے پُرکشش مناظر ___ بندگی واطاعت کے مظاہر ___ یہ سب اللہ رب العالمین کی وسیع رحمتوں کے لازوال اشارے ہی تو ہیں ___ !

اَوۡسَطُہٗ مَغۡفِرَۃٌ --- رمضان کا دوسرا عشرہ۔مغفرت --- گناہوں سے بخشش طلبی کا شان دار موقع ہے ___ رحمتوں سے فیض یاب ہونے والا بندۂ مطیع وسلیم اب اپنی دعاؤں اور مناجاتوں' تلاوتوں اور نمازوں کی باقاعدگی اور روزوں کی پابندیوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ اب اس بات کا سزاوار اور اہل ٹھہرتا ہے کہ بارگاہ ذوالجلال میں دستِ دُعا دراز کر سکے۔اپنی خطاؤں پر عرقِ ندامت بہا سکے' اپنی لغزشوں کا اعتراف کر سکے' اور پھر توبہ واستغفار کے ذریعے مغفرت کی درخواست پیش کر سکے!

بشارت ہے اے بندۂ مومن ومخلص تیرے لیے --- ! مَنۡ صَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّاحۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ ___ وَمَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّاحۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ --- اگلے پچھلے تمام گناہوں سے مغفرت مشروط ہے رمضان المبارک میں پورے اخلاص اور سچائی کے بے لوث جذبوں کے ساتھ اللہ کے حکم پر مکمل ایمان' اُس کی عظمت وقدرت کے مکمل ادراک' اس کی رحمتوں اور

مغفرتوں کی بھرپور تمناؤں اور اُمیدوں' اپنی خطاؤں اور بدعملیوں کے مکمل اعتراف و احساس' ندامت اور شرمساری' آیندہ نہ کرنے کے عزم و اقرار کے ساتھ——! اگر بندۂ مومن ان جذبوں سے آشنا ہو جائے تو پھر رمضان کے دنوں میں بھوک' پیاس برداشت کرنا' لذتوں اور راحتوں سے دُور رہنا' گناہوں اور خطاؤں سے اجتناب کرنا اور راتوں کو تراویح و تہجد میں سر نیاز خم کرتے رہنا' چپکے چپکے آنسو بہا بہا کر رحمت و مغفرت کی التجائیں کرنا—— اُس کے لیے گناہوں سے کفارے اور نجات کا موجب ہوگا——

وَآخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ—— رمضان کا آخری عشرہ۔ اللہ کی عنایتوں اور عطاؤں کے عروج کا زمانہ ہے۔ صرف آخری عشرہ ہی نہیں—— ترمذی کی ایک روایت کے مطابق: لِلّٰہِ عُتَقَآءِ مِنَ النَّارِ - وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ—— رمضان کی ہر رات اللہ کی رحمت اپنے جوبن پر ہوتی اور بندۂ مخلص کے لیے آگ سے نجات اور رہائی کا سبب بنتی ہے۔

اے بندۂ مومن! اے نیکیوں کے طلب گار!! اے نجات و غفران کے متمنی!! تجھے آخر اور کیا چاہیے؟ ایک بندے' ایک غلام کو آقا و مولا کی رضا اور اس کی مغفرت کے علاوہ کچھ اور عزیز و مطلوب ہونا ہی نہیں چاہیے!! جہنم سے آزادی کا یہ پروانہ یقینا رمضان کے بعد اس کی پابندیوں کو بھلا دینے اور ایک بار پھر شیطان کی غلامی اور دنیا کی اسیری کا اجازت نامہ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو خَسِرَ الدُّنیَا وَالآخِرَۃ—— اے بندۂ مومن! تیرا تو بڑا ہی گھاٹا ہو گیا—— دنیا بھی تباہ ہوئی—— عقبیٰ بھی برباد—— نہ ہی خدا ملا' نہ وصالِ صنم!! جہنم سے یہ آزادی تو مشروط ہے۔ رب کائنات و منعمِ حقیقی کی مستقل وفاداری' وفا شعاری اور کامل اطاعت گزاری سے!

اے روزہ دار—— بندۂ مومن!

تیرے لیے نیکیوں کے اس موسم بہار میں خوشیوں' فرحتوں کے بے شمار لمحے ہیں۔ اس کا ہر روز روزِ عید' ہر عید شب برأت' ہر عمل باعث نجات--- مگر خاص طور پر دو مواقع تو خوشیوں کی انتہا قرار دیے گئے۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَان—— روزہ دار کے لیے دو خوشیاں۔ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہ—— ایک خوشی آقا و مولا کے حکم کی بے لوث' بے ریا' بے خطا تکمیل پر رمضان کی ہر شام ڈھلنے پر--- اذان کی آواز بلند ہونے--- روزہ افطار ہونے پر--- اور دوسرا فَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ--- اپنے اُن دیکھے آقا و مولا' جس کی اطاعت و فرماں برداری میں تو نے اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر کیا' جس کی خاطر دنیا کو ٹھکرا دیا' اس کی ہر زیب و زینت کو مسترد کر دیا' اپنے نفس کو اللہ و رسول کی مرضی کے تابع بنا کر خواہشات سے دُور رکھا۔ اللہ کی خاطر محبت' اسی کی خاطر نفرت' اُسی کی رضا مقدم' اُسی کی جانب کامل توجہ' اُسی کے حکم کی پاسداری' اُسی کے

دین کے غلبے کی جدوجہد' اُسی کے نام کی سربلندی کے لیے کوشش ـــــ اُسی سے زندگی کی ہر اُمید' ہر تمنا' ہر درخواست اور ہر خواہش کی وابستگی' اُسی کے در پر جبین نیاز خم' اور اُسی کے فیصلوں پر صابر و شاکر۔ اُسی کا پروردہ اور اُسی کا غلام ـــــ جسم و جاں' فکر و عمل' قلب و نظر ـــــ ہر ایک اُسی کے اشاروں کے تابع۔ اُسی عظمت و جبروت کے مالک سے ملاقات ـــــ اس کی بارگاہ میں حاضری ـــــ اُسی کا سامنا' اور اُسی کی رضا کی عطا کا لمحۂ سعید!! اپنے رب کا دیدار اور اس سے ملاقات!! ـــــ سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم!!

اے نیکیوں کے طالب ـــ ! خوش ہو جا کہ رمضان اور قرآن دونوں تیرے لیے شفیع بن جائیں گے' اُس روز جب کوئی سفارش' فدیہ اور مدد و معاونت کام نہ آئے گی!

پیغمبر اور رسول' ولی اور قطب' شقی اور سعید' صالح اور بد' مومن و کافر سب ہی میدان حشر میں' نفسانفسی کے عالم میں مضطرب' بےقرار اور کانپتے ہوں گے۔ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی ایک لفظ کہنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ ہر شخص شفاعت کا منتظر' اور متمنی ہوگا' ایسے میں اے روزہ دار ـــــ اَلصِّیَامُ وَالْقُرآنُ یُشْفِعَانِ لِلْعَبْدِ ـــــ قرآن اور روزے بندۂ مومن کے سفارش بن جائیں گے۔ روزہ کہے گا اے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوات نفس سے باز رکھنے کو کہا تو یہ بندہ اس کو بجا لایا۔ میری سفارش قبول کر۔ قرآن کہے گا ـــــ اسے میں نے راتوں کو نیند سے دُور رہنے' مجھے پڑھنے' سننے' سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی دعوت دی' تو تیرا یہ اطاعت شعار بندہ اس کو بھی مان گیا ـــــ لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش بھی قبول کر ـــ ! اے نیکیوں اور مغفرتوں کے طلب گار! تیرے پُرخلوص روزوں کے صدقے رب العالمین تیرے حق میں یہ دونوں سفارشیں قبول کر لے گا ـــــ ! اگر تو نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرا دیا تو بھی تیرا اجر ویسا ہی۔ اگر کسی کو پانی پلا دیا تو قیامت کے روز اللہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے پانی نصیب کرے گا' پھر تو کبھی پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اے روزہ دار ـــ ! تیری عظمت اور اللہ کے ہاں تیری قدر و منزلت کے کیا کہنے!! تیرے روزے اور بھوک پیاس کے سبب تیرے منہ کی بساند بھی اللہ کو مشک و عنبر سے زیادہ محبوب۔ لَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمَ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیحِ الْمِسکِ ـــــ اور رمضان کے اس عظیم مہینے اور اس کی رفعتوں کا نقطۂ عروج و کمال ـــــ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ - خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ ایک بے پناہ اجر و ثواب' انسان کے فہم و شعور کی حدود سے کہیں بڑھ کر عظمتوں کی حامل ہزار مہینوں کی عبادتوں سے کہیں زیادہ برکتوں کی رات' تاحد فرش و عرش فرشتوں کے غول در غول' جبریلؑ امین کی آمد ـــــ اور عرشِ الٰہی پر اپنے بندوں کی عبادتوں' ریاضتوں اور

اطاعتوں سے آگاہ ہونے اور اُن کے قریب تر ہونے کے لیے اللہ ذوالجلال والاکرام کی تشریف آوری —— سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ —— کائنات کے ہر اطاعت شعار، وفادار اور عبادت گزار کے لیے طلوعِ فجر تک امن و سلامتی، بخشش و عطا، رحمت و مغفرت کی نہایت قدر و منزلت، عزت و عظمت اور شرف و مرتبت والی رات —— !!

اے نیکیوں کے طلب گار! آگے بڑھ! اور اس شبِ وصل کی ساری لذتیں، ساری نعمتیں —— اپنے دامن میں سجا لے۔ رحمتوں کی اس برکھا سے اپنے مَن کو بھی سیراب کر لے! بجا کہ اس شبِ قدر کی سعادتیں، رحمتیں اور مغفرتیں لامحدود —— اور تیرا ظرف —— بہت ہی محدود —— ! مگر —— آگے بڑھ اپنے دامن میں جس قدر سمیٹ سکے، سمیٹ لے۔ اگر تو اس شب کی سعادتوں اور خیر و بھلائی سے محروم رہ گیا —— تو فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ —— سب کچھ اکارت گیا، ساری ریاضت بے ثمر رہی اور تیرا دامن خالی ہی رہا۔ یہ بڑی محرومی اور بڑی بدبختی ہے!

شبِ قدر کا ہر لمحہ —— رب کی رضا، قبولیتِ توبہ اور رحمت و غفران کا لمحہ ہے! اس رات کی ہر ساعت گراں قدر اور بیش بہا ہے۔ ممکن ہے آسمان سے کوئی نور بھی برستا ہو۔ کوچہ و بازار، گلیاں، محلے، سڑکیں شاہراہیں، آسمان و زمین کی وسعتیں روشن ہو جاتی ہوں۔ مگر —— شبِ قدر میں اصل روشنی اور نور تو انسان کے اپنے اندر پھوٹتا ہے! اس کی وفا شعاری، اطاعت گزاری، اخلاص نیت و عمل، اس کی بے لوث ریاضت و عبادت، اُس کی خفیہ و علانیہ دعا و مناجات —— اُس کے قلب و نظر کو روشن و منور کر دیتے ہیں —— محض تسبیح کے دانے، ماتھے کے محراب اور حضوری و شوق، اضطراب و تڑپ سے عاری سجدے، مفہوم و معانی سے محروم تلاوت، خشیت و اخلاص سے خالی ذکر —— لیلۃ القدر کی عظمتوں سے ہمکنار نہیں کر سکتے!!

رمضان کی کسی بھی شب، کسی بھی ساعت —— اور بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں کے مخصوص لمحات میں اگر اے بندۂ مومن! تیرے دل کو سُراغ زندگی مل جائے، ہدایت کی روشنی نکھر آئے، فکر و عمل اور مقصدِ حیات کا شعور عطا ہو جائے، نیت کا خلوص اور عمل کا جذب و کیف اور داعیہ پیدا ہو جائے۔ تو سمجھ لے کہ یہی شبِ قدر ہے جس نے تجھے بدل کر رکھ دیا ہے، تیری شبِ تاریک کو سحر کر دیا ہے۔ تجھے یہ رات مل بھی جائے —— ! مگر تیرے اندر انقلاب پیدا نہ ہو، تحریک و اضطراب برپا نہ ہو۔ یہ فقط رَت جگا ہے! دکھلاوا —— ریاکاری اور رسمِ دنیا ہے —— لیلۃ القدر کی عطا نہیں —— اس سے محرومی ہے!!

اے نیکیوں کے طلب گار! اس شب کو اگر تجھے دل کا سرور اور ہدایت کا نور عطا ہو تو ہاتھ پھیلا کر فقط یہی دعا کرنا —— اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی —— اے مالک! تو بڑا بخشنے والا ہے، معافی کو

پسند کرتا ہے' بس! مجھے اور کچھ نہیں صرف تیری مغفرت چاہیے۔ یہی سب سے بڑی نعمت مجھے بھی عطا کر دے!!

اے نیکیوں کے طلب گار! تیرے خلوص اور وفاشعاری کے جذبوں کے لیے ایک اور مژدۂ جانفزا—— اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ—— روزہ تو ہر ریا سے پاک' نمایش کے ہر خدشے سے مبرا اور شرکت کے ہر شائبے سے خالی--- فقط میرے لیے ہے! لہٰذا میں اپنے تمام ضابطوں' قاعدوں اور طریقوں سے مختلف—— تیرے خیال وشعور سے کتنا ہی آگے' بے حد وحساب—— اجر و جزا سے نوازوں گا—— بلکہ اَجْزِیْ بِہٖ—— میں مالکِ ارض وسما' اپنے آپ کو تیرا بنادوں گا تو میرا بن گیا' لے! میں بھی تیرا ہو گیا—— بتا! تجھے اب اور کیا چاہیے!! تو نے میری خاطر اپنی نیند' آرام' خواہشاتِ نفس' کھانا پینا' سب کچھ قربان کر دیا۔ میری ہی بارگاہ سے وابستہ اور پیوستہ رہا—— دیکھ! تیری وفاؤں کا کتنا بڑا صلہ دیا ہے میں نے!!

اے بندۂ مومن!! اے نیکیوں کے طلب گار!!

رمضان تیری وفاؤں' شکرگزاریوں اور ایمان وعمل کا امتحان ہے! تیرے اخلاص ومحبت کے دعوؤں کی آزمایش ہے۔ کھرے اور کھوٹے کی کسوٹی ہے۔ کون ہے جو رب کی بارگاہ میں تسلیم ورضا کے ساتھ سرخم کیے رکھتا ہے' اور کون ہے جو رمضان کی سعید ساعتوں اور قدم قدم مغفرتوں کے مواقع کے باوجود اپنا دامن خالی رکھتا اور اپنے مقدر میں دین ودنیا کی محرومیاں لکھ لیتا ہے!

رمضان --- شکرگزاری' تقویٰ اور ہدایت کا صراطِ مستقیم ہے--- جس کی تمنا اللہ کی حمد وثنا کرنے والا ہر بندۂ مومن اھدنا الصراطالمستقیم—— کی دعاؤں کے ساتھ کرتا ہے۔

رمضان—— کتاب ہدایت—— قرآنِ عظیم کی تعلیمات سے آگاہی' غور وفکر اور تدبر کا مہینہ ہے۔ دلوں کے زنگ دُور کرنے اور بصیرتوں کے قفل توڑنے' فکروشعور کی جلا اور علم وعمل کی راستی کا ساماں کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان—— معاشرے کی اصلاح' غلبہ حق کے جذبے سے سرشاری' اقامت دین کی جدوجہد اور دعوت وتحریک کا مہینہ ہے۔ برائی کی سرکوبی اور نیکی کے فروغ کی تحریک برپا کرنے کا عملی خاکہ ہے۔

رمضان—— صبر واستقامت' ہمدردی وغمگساری' اخوت ومحبت' نصرت ومعاونت' اخلاق ومروت' ایثاروقربانی کا پیام بر ہے۔

اے نیکی کے طلب گار——! آگے بڑھ!

رمضان اپنی تمام تر عظمتوں' فضیلتوں' رحمتوں' مغفرتوں' سعادتوں اور نعمتوں کے ساتھ تیرے درِ دل پر دستک دے رہا ہے۔ آگے بڑھ اور اس کی تمام برکتوں کو سمیٹ لے—— تیرے بخت بڑے ہیں کہ تیری زندگی میں ایک بار پھر یہ لمحات تجھے عطا ہو رہے ہیں۔

اِنَّ المُسلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَات . . . وَالصَّائِمِیْنَ وَالصَّائِمَاتِ . . . اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً واجرًا عظیمًا—— اللہ نے فرماں بردار مرد و عورت...... روزے دار مرد و عورت کے لیے مغفرت اور اجرعظیم کا سامان تیار کر رکھا ہے!!

یاباغی الشر اقصر! اور اے بدی کے طلب گار—— رُک جا!

اے غافل و بے خبر بندۂ مومن!! ٹھہر جا—— ذرا پیچھے مڑ کر تو دیکھ—— رمضان تجھے بھی پکار رہا ہے۔ اپنے عفو کرم میں تجھے بھی سمیٹنے کو تیار ہے۔ گمراہی' بدی' معصیت کے راستوں اور شیطان کی رفاقتوں کے چنگل سے واپس پلٹ آ۔ تیرے جرمِ خانہ خراب کو اُسی رب رحمن و رحیم کی بارگاہ سے عفو وکرم کی امان مل سکتی ہے۔ رمضان کے یہ بابرکت لمحات—— تیری واپسی ہی کا تو سامان ہیں—— اللہ کو اپنا پلٹ آنے والا خطاکار بندہ بہت محبوب ہے۔ ربِ غفور اپنے ہر بندے کو معاف کرنے' توبہ قبول کرنے اور بخش دینے والا ہے—— ! رُک جا' تھم جا—— اور بلاتاخیر اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجا—— یہی رمضان کا پیغام ہے۔

آنے والا رمضان—— اُمت مسلمہ کے لیے حد درجہ اہم' روشنی کی کرن اور اُمید کی صبح بن کر طلوع ہو رہا ہے! اللہ کرے! اُمت کی دعائیں مقبول ہوں۔ خطاؤں سے درگزر اور کوتاہیوں سے صرفِ نظر ہو۔ لغزشیں معاف ہوں۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی! اُمت مسلمہ مع العسر یسرًا کی صبح روشن دیکھے۔ اس کی آزمایشیں کم ہوں--- اور سرزمین پاک سے وحدتِ اُمت اور غلبۂ حق کا وہ خواب تعبیر بن جائے' جو صدیوں سے اُمت کے کروڑوں بندگانِ ایمان و اخلاص دیکھتے چلے آ رہے ہیں اور ہر سال رمضان کی سعید ساعتوں میں جس کی تمنا کرتے رہے ہیں۔ خدا کرے نیکی کے یہ طلب گار آگے بڑھ کر—— پورے عالم کو نیکیوں کے غلبے سے معمور کر کے' نغمۂ توحید کو سر بلند اور ظلمتِ شب کو چاک اور کلمۂ حق کو نافذ کر سکیں۔ آمین!

اس عظیم اور مبارک ماہِ مقدس کی متعینہ حدود سے ذرہ بھر تجاوز بھی بندۂ مومن کے لیے اَن جانے